کریڈٹ کارڈ سے متعلق فقہی اکیڈمیوں اور محققین کی آراء کا ایک جائزہ

"A Comprehensive Review of Fiqh Academies' Perspectives on Credit Cards in Islamic Finance"

Dr. Hafiz Muhammad Asif Javeed
Research Fellow at BAHISEEN Institute
for Research & Digital Transformation, Islamabad
Email: hafizmuhammadasifjaveed@gmail.com

Abstract

The emergence and widespread use of credit cards have revolutionized modern financial transactions, becoming an indispensable tool for consumers and businesses worldwide. However, their usage has also sparked significant debate within Islamic jurisprudence, as conventional credit card structures often conflict with Shariah principles, particularly concerning riba (usury), gharar (excessive uncertainty), and unethical financial practices. This paper offers a comprehensive review of the opinions and rulings issued by leading Fiqh academies and Islamic legal scholars regarding credit cards. The study delves into the critical issues surrounding conventional credit cards and their incompatibility with Islamic finance. It also examines the development and approval of Shariah-compliant credit card alternatives that aim to address these challenges. By analyzing the methodologies and reasoning employed by various Islamic jurisprudential bodies, including their divergent and convergent perspectives, the paper highlights the evolving nature of Islamic financial jurisprudence in addressing contemporary economic realities.

The research provides a nuanced understanding of the ethical and legal considerations underlying the acceptance or prohibition of credit cards in the Islamic financial system. It aims to offer practical insights for Islamic financial institutions, scholars, and consumers seeking Shariah-compliant solutions in an increasingly globalized financial landscape. The findings underscore the critical role of Islamic legal institutions in shaping financial practices that align with both ethical principles and modern economic demands.

Keywords: sharīʿah, E-Commerce, Fiqh ،Credit Cards,Islamic credit cards

کریڈٹ کارڈز کی بڑھتی ہوئی مقبولیت نے مالیاتی لین دین میں انقلاب برپا کر دیا ہے، لیکن ان کا روایتی ڈھانچہ اکثر شریعت کے اصولوں، خصوصاً ربا (سود) اور غرر (غیر یقینی صورتحال) کے خلاف ہوتا ہے۔ یہ مطالعہ مختلف فقہی اکیڈمیوں اور اسلامی علماء کی جانب سے کریڈٹ کارڈز کے بارے میں دی گئی آراء اور فتاویٰ کا جائزہ پیش کرتا ہے۔

تحقیق میں روایتی کریڈٹ کارڈز کے مسائل اور ان کے شریعت سے متصادم پہلوؤں کا تجزیہ کیا گیا ہے، ساتھ ہی شریعت کے مطابق متبادل کریڈٹ کارڈز کے حل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ مطالعہ اسلامی مالیاتی نظام میں اخلاقی اور قانونی پہلوؤں کو سمجھنے اور موجودہ معاشی مسائل کا حل فراہم کرنے کی کوشش ہے۔

کریڈٹ کارڈ اور اسکا فقہی حکم:

ای کامرس میں کردیڈٹ کا استعمال بہت زیادہ رائج ہے اور اکثر ادائیگیاں اسی ذریعہ سے ہوتی ہیں اس اعتبار سے اس کی حقیقت وماہیت اور فقہی حکم جاننا ضروری ہے۔

کریڈٹ کارڈ کی تعریف:

کریڈٹ کارڈ کی بہت ساری تعریفات ذکر کی گئی ہیں جن میں سے چند اہم مندرجہ ذیل ہیں

اسلامی فقہ اکیڈمی جدہ کی طرف سے کریڈٹ کارڈ کی تعریف کچھ یوں ہے کہ "یہ ایک ایسی دستاویز ہے جسے کارڈ جاری کرنے والا بنک اصلی یا اعتباری شخص کو آپس میں طے شدہ ایک معاہدہ کی بنیاد پر حوالہ کرتا ہے یہ دستاویز کارڈ ہولڈر کو فوراً قیمت ادا کئے بغیر ان تاجروں سے سامان کی خریداری یا خدمات حاصل کرنے پر قادر بناتی ہے جو اس دستاویز پر اعتماد کرتے ہیں اس لئے قیمت کی ادائیگی بنک کی ذمہ داری ہو جاتی ہے اس صورت میں قیمت کی ادفائیگی بنک اکاونٹ سے ہوتی ہے پھر بنک وہ رقم کرد ہولڈر سے ایک متعین مد میں وصول کرلیتا ہے۔ کچھ بنک ایسے ہیں جو مطالبہ کہ متعینہ مدت گزرنے پر غیر ادا کردہ مجموعی بیلنس پر سود عائد کرتے ہیں اور کچھ سود عائد نہیں کرتے [1]

مولانا محمد اعظم ندوی نے چیمبرس ڈکشنری کے حوالہ سے کریڈٹ کارڈ کی تعریف کچھ یوں ہے۔

ایک ایسا کارڈ جو کسی بنک یا کمپنی وغیرہ کی طرف سے جاری کیا گیا ہو اور جس کے ذریعے کارڈ ہولڈر کو ادھار سامان وغیرہ خریدنے یا دوسری خدمات حاصل کرنے کا مجاز بنایا گیا ہو۔

ڈاکٹر محمد علی القری اور شیخ عبد اللہ الحماوی کریڈٹ کارڈ کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ کریڈٹ کارڈ وہ کارڈ ہے جسے بنک ایسے لوگوں کو جاری کرتا ہے جن کا بنک میں کچھ سرمایا نہیں ہوتا اور ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ اس کارڈ کے ذریعے سامان تجارت خریدیں یا خدمات سے فائدہ اٹھائیں بنک کارد ہولڈر کا لئے بطور قرض اسن سامان تجارت کی قیمتین یا خدمات کی اجرت ادا کرتا ہے اور وہ اس قرض پر سود لیتا ہے اس صورت میں وہ کارڈ ہولڈر پر اس وقت جرمانہ عائد کرتا ہے اور وہ اس قرض پر سود لیتا ہے اس صورت میں وہ کارڈ ہولڈر پر اس وقت جرمانہ عائد کرتا ہے جب وہ متعینہ مدت کے دوران اپنے قرض کی ادائیگی میں راخیر کرتا ہے۔[2]

اس تعریف کی مزید وضاحت کے لئے ضروری ہے کہ کارڈ استعمال کرنے والے اور ضمانت دے نے والے مختلف فریقوں کے حقوق و فرائض کا مطالعہ کیا جائے اس سلسلے کے چند اہم فریق مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ کارڈ کی سرپرست تنظیمیں

۲۔ کارڈ جاری کرنے والا

۳۔ کارڈ ہولڈر

۴۔ کارڈ تسلیم کرنے والا تاجر

۵۔ دوسرے بنک

۱۔ کارڈ کی سرپرست تنظیمیں:

یہ ایک ایسے کلب کی مانند ہیں جس میں تنظیم کے تمام قوانین و قواعد کے پابند بنک اور مالی ادارے شریک ہیں ور انکا کام کارڈ جاری کرنے والی کمپنیوں اور بنک کے مابین رابطہ کار کا فریضہ سر انجام دینا اور مالی معاملات میں اختلافات کو حل کروانا اور کارڈ کے اجراءاور اس سے متعلقہ معاملات کی نگرانی کرنا اور خرید وفروخت پر فیس، نقد رقم نکالنے اور باہمی اشتراک عمل کی فیس وصول کرنا نیز یہ کارڈ جاری کرنے والی کمپنیوں اور بنکوں کو کارڈ کا نام اور ٹریڈ نام بھی دیتی ہے جن میں مشہور مندرجہ زیل کمپنیاں ہیں۔ ویزا تنظیم ،امریکن ایکسپریس، ماسٹر کارڈ، جی سی بی

۲۔ کارڈ جاری کرنے والے ادارے:

یہ وہ ادارہ یا بنک جو کارڈ کی سرپرست تنظیموں کا یک رکن ہوتا ہے اور اسی حیثیت سے ان کا کام اپنے کلائینٹ کو کارڈ جاری کرنا ہوتا ہے۔ اور ان کا سرپرست تنظیموں کے قواعد وضوابط کی پابندی کرنا ضروری ہوتا ہے اور کارڈ ہولڈر کے لئے مخصوص حد تک رقم کا تعین اور کارڈ کے اجراء تبدیلی، خرید وفروخت، اور نقد رقم نکالنے کے عوض فیس کا متعین کرنا اور پانے کلائنٹ، تاجر سرپرست تنظیموں کے حساب وکتاب رکھنا ذمہ داری میں شامل ہوتا ہے۔

۳۔ کارڈ ہولڈر:

یہ وہ شخص ہے جس کے مان پر کارد جاری کیا جاتا ہے اور استعمال کرنے کا حق یا جاتا ہے اور وہ کارڈ جاری کرنے والے فیق کے نزدیک کارڈ کے ستعمال پر عائد ہونے والی قیمت، فیس اور سود وغیرہ ادا کرنے کا پابند ہوتا ہے اور اس کا عوض خرید وفروخ، خدمات اور نقد رقم نکالنے کی سہولیا سے استفادہ کرتا ہے۔ مزید برآں

کارد ہولڈر کبھی وہ ہوتا ہے جس کا نام پر کارڈ جاری کیا جاتاے اور کبھی وہ جسے کارڈ ہولڈر استعمال کرنے کا اختیار دیتا ہے نیز کارڈ ہولڈر اور کارڈ جاری کرنے والے ادارے کے مابین ایک معادہ خاص شرائط سے بے پاتا ہے کہ اگر کارڈ ہولڈر ان شرائط کے خلاف پایا گیا تو اسکا کارڈ منسوخ کر دیا جائے گا

۴۔ کارڈ تسلیم کرنے والا تاجر:

یہ وہ فریق ہے جو کارڈ جاعی کرنے والے بنک سے اس بار کا معاہدہ کرتا ہے کہ وہ اپنے پاسے موجود سامان اور خدمت کارڈ ہولڈر کی ضرورت پر اسے سپلائی کریگا اور کارڈ کو قبول کریگا اور اسی سلسلہ میں کارڈ جاری کرنے والے ادارے اور تاجر کے مابین ایک معاہدہ طے پاتا ہے جس میں فریقین کی شرائط اور ذمہ داریوں کا ذکر ہوتا ہے جس تاج کارڈ ہولڈر کا خرید وفروخت یا خدمات پیش کرنے کا پابند ہوتا ہے اور قیمت کے لئے بنک سے رجوع کرتا ہے اور خرید وفروخت کا حساب وکتاب رکھتا ہے ک اور دونوں کے مانین کریڈت کارڈ کے ذریعے کی گئی خرید وفروخت میں کمیشن کا فیصد کے اعتبار سے تعین ہوتا جسے بنک خود وصول کرتا ہے اگر وہ خود کارڈ جاری کرے یا پھر کارڈ جاعی کرنے والے بنک اور تاجر کے بنک میں کمیشن تقسیم ہوجاتا ہے۔

۵۔ تاجر کا بنک:

یہ وہ بنک ہیں جن کے ساتھ تاجر، سامنا تجارت کے مالک اور خدمات فراہم کرنے والے افراد معاہدہ کرتے ہیں۔ جس کے تحت وہ اپنے تجاری مراکز میں کریڈٹ کارڈ کے لئے ضروری آلات اور مشین نصب کرتے ہین اور تاجر کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ بنک کے پاس اپنا اکائنٹ کھلوائے تاکہ بن کارڈ ہولڈر اور اسکی طرف ادائیگی اور تاجر کی طرف سے وصول کی جانے والی رقوم کا حساب وکتاب رکھ سکے کارڈ جاری کرنے والا بنک، تاجر کے بنک کے جملہ امور کی نگرانی رکھتا ہے۔[3]

کریڈٹ کارڈ کے استعمال کا طریقہ کار:

یہ کارڈ اپنے حامل کو ان تجارتی مراکز سے سامان کی خریداری کا موقع فراہم کرتا ہے جو اسے رقم کی ادائیگی کے لئے وسیلہ تسلیم کرتے ہیں نیز اس کے ذریعے ہوائی جہاز کے ٹکٹ، وسائل نقل وحمل کی خریداری، ہوٹل اور ریستوران کا بل، گھریلو بل وغیرہ ادا کئے جاسکتے ہیں اس کا استعمال کارڈ جاری کرنے والے بنک اور اس سے مربوط الیکٹرانک مشینوں یا پھر متعدد بنکوں کی مشینیں جن کی صراحت کارڈ پر درج سے رقم نکلوائی جاسکتی ہے۔

کارڈ ہولڈر یہ کارڈ اس فریق کو پیش کرتا ہے جس سے اس کا معاملہ ہوتا ہے تاکہ اس کے ذریعے مطلوبہ رقم کی ادائیگی ہوسکے اور فریق معاملہ کوئی بھی ہوسکتا ہے

رقم کا مستحق بطور احتیاط کارڈ چیک کرتا ہے کارڈ کی مدت حامل کارڈ کی شناخت، کارڈ ہولڈر پر عائد رقم موجود بیلنس کے موافق ہے یا متجاوز ہے اگر متجاوز ہے تو تاجر بینک سے رابطہ کرتا ہے اگر بینک کی طرف سے اجازت مل جاتی ہے تو معاملہ طے پا جاتا ہے اور دوسری صورت میں معاملہ نہیں ہوتا اس کے معد کارڈ ہولڈر ایک انوائس دی جاتی ہے جس کی تین کاپیاں ہوتی جس میں حامل کارڈ کا ذمہ رقم کا ہندسوں اور لفظوں مع خرید کردہ چیز کا اندراج ہوتا ہے جس پر کارڈ ہولڈر دستخط کرتا ہے جس کی ایک کاپی کارڈ ہولڈر کو دی جاتی ہے اور دو کاپیاں تاجر اپنے پاس رکھتاہے۔ بعد ازاں تاجر اس بل کی ایک کاپی لے کر تجارتی بنک جاتا ہے اگر وہ کارد کے اس نظام سے تجارتی بنک کے واسطہ سے شامل ہوتا ہے ورنہ وہ براہ راست کارڈ جاری کرنے والے بینک کے پاس جاتا ہے چنانچہ بل پیش کرنے کے بعد کارڈ ہولڈر کے دستخط کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے اور رقم کی ادائیگی کر دی جاتی ہے اور اس قیمت سے ایک متعین تناسب جو عموماچار فیصد سے زیادہ نہیں ہوتا، وضع کر لیا جاتا ہے۔ پھر تجارتی بنک کارڈ جاری کرنے والے بنک سے تاجو ادا کردہ رقم حاسل کرلیتاہے، لیکن کارڈ جاری کرنے والا بنک باہمی طے شدہ تناسب سے وضع کردہ رقم میں اپنا کمیشن کاٹ لیتاہے نیز اس کارڈ کے ذریعے حامک کارڈ نقد رقم بھی خاص الیکٹرانک مشینوں سے نکال سکتاہے۔[4]

کریڈٹ کارڈ کی اقسام:

کریڈٹ کارڈ دنیامیں بہت عام اور تجارتی معاملات میں رائج ہو چکاہے اس کی بنیادی طور پر دو بنیادی قسمیں ہیں۔

1۔وہ کریڈٹ کارڈ جو محدود (Limited)ہیں یعنی ان میں مال کی ایک معین مقدار ہی استعمال میں لائی جاسکتی ہے اور اس میں قرض کی ادائیگی مدت پوری ہونے کے ساتھ کر دی جاتی ہے جیسا کہ اسلامی بینکوں کے کارڈز

2۔وہ کریڈٹ کارڈ جو لا محدود(Unlimited) ہوتے ہیں یعنی ان میں کارڈ ہولڈر کو اختیار ہوتا ہے کہ ایک ہی دفعہ پورا قرض ادا کر دے یا اقساط کی صورت میں قرض ادا کرے اور اس کا زیادہ تر تعلق ویزا کارڈ یا ماسٹر کارڈ سے ہے۔

کریڈٹ کارڈ کی مزید اقسام:

فقہاء کرام نے اپنے مقالات میں کریڈٹ کارڈ کی تین اقسام بیان کی ہیں اور یہ علی سبیل الحصر اقسام نہیں کہ ان کے علاوہ مزید اقسام ممکن نہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ڈیبٹ کارڈ

2۔چارج کارڈ

3۔ کریڈٹ کارڈ

یہ اقسام اکثر جدید فقہاء کرام نے ذکر کی ہیں لیکن بندہ کی ناقص رائے کے مطابق ڈیبٹ کارڈ اس میں شامل نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اس کی نوعیت بالکل مختلف ہے اور اس میں اکاونٹ سے رقم فوراوضع کرلی جاتی ہے اس لئے اس میں قرض کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا اور ان میں ویزاکارڈ اور ماسٹر کارڈ بہت زیادہ معروف ہیں جن میں کارڈ ہولڈر کو خرید و فروخت اور متعین شرح سے رقم نکالنے کی اجازت ہوتی ہے اور قرض موجل اور وقت بوقت بڑھنے والے قرض کو قسط وار ادا کرنے کی سہولت دی جاتی ہے لیکن اس پر اضافی سود کی رقم بھی عائد ہو تی ہے اس کی تین قسمیں ہیں

سلور کارڈ یا عام کارڈ:

اس میں حامل کارڈ کو ایک بڑی خاص حد سے اوپر قرض لینے کی اجازت نہیں ہوتی مثلاً دس ہزار ڈالر

سنہرا کارڈ یا مختار کارڈ:

اس میں صاحب کارڈ کو حد سابق سے بڑھ کر قرض لینے کی اجاز ہوتی ہے اور کبھی کبھی تو اس میں شرح رقم کا تعین ہی نہیں ہوتا جیسے امریکن ایکسپریس کارڈ جو صرف بڑے بڑے مالداروں کو بھارے فیس پر دیا جاتا ہے۔

پلاسٹک کارڈ:

کھاتے دار کی مالی حیثیت اور بنک کے اس پر اعتماد کے حساب سے اس کارڈ کی کچھ اضافی خصوصیات اور امتیازات ہیں یہ کارڈ معمولی اور بھاری قرض دینے، حادثات کے خلاف انشورنس دے نے، اس کے گم ہو جانے پر مفت نیا دینے، ہوٹلوں میں، کرایہ گاڑیاں لینے میں ڈسکاونٹ کرنے نیز بغیر کمیشن کے سیاحتی چیک دینے پر مشتمل ہوتا ہے۔[5]

کریڈٹ کارڈ کی خصوصیات:

۱۔ یہ متعین شرح کے اندر وقت کے اعتبار سے بڑھتے رہنے والے قرض کا حقیقی ذریعہ ہے جس کا تعین کارڈ جاری کرنے والا ادارہ کرتا ہے۔

۲۔ یہ ادائیگی کا بہترین ذریعہ ہیں

۳۔ حامل کارڈ خرید کردہ سامان کی قیمت اور خدمات کا عوض بذریعہ کارڈ کرتا ہے اور اگر اکاونٹ میں بیلنس کم ہو تب بھی متعین حد تک بنک ادائیگی کی سہولت دیتا ہے

۴۔صاحب کارڈ کو متعین حد تک قرض لینے اور رقم نکالنے کی اجازت ہوتی ہے اور اگر حد متعین نہ ہو تو جتنی چاہے رقم نکال سکتا ہے۔

۵۔حامل کارڈ کو یہ سہولت ہوتی ہے کہ مطلوبہ رقم بغیر اضافی سود کے متعینہ مدت میں جمع کروادے اور تاخیر کے ساتھ اضافی سود ادا کرنا پڑتا ہے۔

۶۔نقد رقم نکالنے کی صورت میں اسے مہلت نہیں دی جاتی یعنی قرض کی ادائیگی فوراً نہیں ہوتی بلکہ ایک متعینہ دورانیہ میں قسط وار ادا کرنا پڑتی ہے۔

۷۔کبھی کبھی اس کارڈ کے اجراء پر سالانہ فیس نہیں لی جاتی جیسا کہ برطانیہ میں ہے یا برائے نام فیس لی جاتی ہے جیسا کہ امریکہ میں ہے اور بنکوں کی پوری آمدنی کا دارومدار تاجروں سے لی جانے والی رقم پر ہوتا ہے۔[6]

کارڈ کے مختلف فریقوں کے مابین معاہداتی تعلق کی شرعی حیثیت:

کارڈ کا مسئلہ میں یہ سب سے اہم پہلو ہے کیونکہ یہ کارڈ کے استعمال کے جواز یا عدم جواز کی بنیاد ہے کہ مختلف فریقوں کے مابین تعلق کی شرعی حیثیت کیا ہے اور ان کا تطبیقی اور اطلاقی پہلو کیا ہے چنانچہ شرعی قوانین سے ہٹ کر عام ماہرین قانون بھی اس میں اختلاف کرتے ہیں برطانیہ کا قانون ان تعلقات کو ایک دوسرے سے جدا جدا تین معاہدے قرار دیتا ہے جبکہ امریکہ کا قانون ایک ہی معاہدہ قرار دیتا ہے اور بعض ماہرین قانون کارڈ جاری کرنے والے اور کارڈ ہولڈر مابین وکالت کا تعلق قرار دیتے ہیں جبکہ بعض حوالہ سے تعبیر کرتے ہیں اور بعض قارض اور مقروف تولیم کرتے ہیں اسی طرح بعض فقہاء وکالت، بعض کے نزدیک کفالت اور بعض حوالہ پر مجمول کرتے ہیں جبکہ بعض حوالہ اور وکالت پر محمول کرتے ہیں اور اس موضوع پر لکھی گئی فقہی کتب اور مقالہ جات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ دراصل کریڈٹ کارڈ ذمہ داریوں اور فریقوں کے اعتبار سے تین علیحدہ علیحدہ عقو پر مشتمل ہے پہلا عقد کارڈ جاری کرنے والے اور کارڈ ہولڈر کا مابین ہے جبکہ تیسر اصاحب کریڈٹ کارڈ اور تاجر کے مانین ہے البتہ یہاں ایک چوتھا عقد بھی ہے جو کہ تاجر اور اس کے بنک کے مابین ہے جس کے بارے می اکثر کتب میں بحث نہیں کی گئی اور اسی طرح کارڈ جاری کرنے والی کمپنیاں یا بنک اور اس کی سرپرست تنظیموں کے مابین بھی ایک تعلق ہ اس طرح کل پانچ تعلق ہو گئے جن کا شرعی پہلو جاننا ضروری ہے۔[7]

اول: کارڈ جاری کرنے والے بنک اور نگران تنظیموں کے مابین تعلق کی حیثیت:

کریڈٹ کارڈ کی نگران عالمی تنظیمیں مثلاً ویزا، ماسٹر کارڈ وغیرہ جو کارڈ کے لئے تجارتی نام کی حامل ہو تی ہیں اور یہ اس امر کی اختیار رکھتی ہیں کہ کسی کو کریڈٹ کارد کا نام اور تجارتی علامت استعمال کرنے کی اجازت

دیں اور جو بھی بنک کریڈٹ کارڈ جاری کرنا چاہے گا اس کے لئے ضروری ہے کہ ان نگران تنظیموں معاہدہ کریں اور کارڈ جاری کرنے کا حق حاصل کریں جس کے عوض یہ نگران عالمی تنظیمیں شراکت داری کی فیس خدمات کا معاوضہ اور ہر خرید وفروخت کے عمل اور نقد رقم کے نکالنے پر فیس وصول کرتی ہیں[8]

مندرجہ بالا بحث سے ثابت ہوا کہ ان کے مابین عقد وکالت ہے اور کریڈٹ کارڈ کی عالمی نگران تنظیمیں موکل ہیں۔ اور کارڈ جاری کرنے والا بنک وکیل ہے اور جو فیس ادا کرنا پڑتی ہے وہ حق امتیاز کی اجرت یا فراہم کی جانے والی خدمات کا معاوضہ ہے

کارڈ جاری کرنے والے بنک اور حامل کارڈ کا مابین تعلق کی شرعی حیثیت:

ان دونوں کے مابین تعلق کی شرعی حیثیت معلوم کرنے کے لئے اس کو دو حالتوں میں تقسیم کرنا بہتر ہے۔

ا۔ کارڈ کے استعمال سے قبل کا دورانیہ:

۲۔ کارد کے استعمال کا دورانیہ

کارڈ کے استعمال سے قبل کے دارنیہ میں دونوں کے مابین شرعی تعلق عقد ضمان پر مبنی ہے چنانچہ کارد جاری کرنے والا بنک ضامن اور تاجر مصمون لہ اور حامل کارڈ مضمون عنہ [9]

اس استنباط کی بنیاد بظاہر جمہور فقہاء کے قول پر رکھی گئی ہے کیونکہ حنفیہ [10]مالکیہ [11]اور حنابلہ [12]مجہول کی ضمان کے صحیح قرار دیتے ہیں،اور مضمون عنہ پر بعد ازاں واجب ہونے والا ہے اس کی ضمان کو بھی درست قرار دیتے ہیں البتہ شوافع مجہول کی ضمان درست قرار نہیں دیتے[13]۔

جبکہ حنفیہ مکفول عنہ کی جہالت درست قرار نہیں دیتے کیونکہ یہ جہالتِ فاحشہ ہے۔(المبسوط ۰۲۰۵)

دوئم: کارڈ استعمال کرنے کے دورانیہ میں دونوں کے مابین شرعی تعلق اس بارے میں چار فقہی آراء ہیں

پہلی فقہی رائے:

پہلی رائے یہ ہے کہ کارڈ جاری کرنے والے اور حامل کارڈ کے مابین شرعی تعلق عقد حوالہ پر مبنی ہے چنانچہ قرض کواہ صاحب کارڈ محیل قرض دار تاج محال ہے اور کارڈ جاری کرنے والا بنک محال علیہ ہے۔[14] چنانچہ یہ قرض کا حوالہ ہے اور یہ مطلق ہو گا یا پھر مقید نیز اس تفریق کو صرف فقہاحنفیہ نے ذکر کیا ہے اور مطلق حوالہ یہ ہے کہ فلاں کے ذمہ جو دین ہے وہ حوالہ کریا جائے خواہ اس کے ذمہ دین ہو یا نہیں اور مقید یہ ہے کہ محال علیہ کے زمہ فقط دین کا حوالہ کیا جائے[15]لہذا جب حامل کریڈٹ کارڈ کا کارڈ جاری کرنے والے بنک میں کھاتہ نہیں ہے یا اکاؤنٹ ہے لیکن رقم نہیں ہے اپنے کلائنٹ کا ساتھ اس امر پار اتفاق کرلیتا ہے کہ کریڈٹ کارڈ کے

استعمال کی صورت میں وہ رقم کی ادائیگی کا پابند ہو گا۔ اور بعد میں وہ بغیر کسی فائدہ کے وصول کرے گا تو یہ حوالہ مطلقہ کی صورت ہے۔ اور اگر اسی کارڈ جاری کرنے والے بنک میں کھاتہ ہے اور اس میں بیلنس یعنی رقم بھی ہے اور بنک کریڈٹ کارڈ کے استعمال کع صورت میں رقم کی ادائیگی کے پابند ہونے پر اتفاق کر لیتا ہے تو یہ حوالہ مقیدۃ کی صورت ہو گی [16]

لیکن اس پر چند اعتراضات وار ہوتے ہیں۔

ا۔ حوالہ کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ محیل کا دین محال علیہ کے ذمہ ثابت ہو جاتا ہے اور اسی طرح محال کا چین محیل کے ذمہ ثابت ہو جائے ورنہ وہ وکالت ہو گی حوالہ نہیں ہو گا اور یہی جمہور فقہا کا موقف ہے۔

[17] جب ہم نے کہا کہ یہ عقد حوالہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ کارڈ جاری کرنے والا بنک محال علیہ کارڈ ہولڈر محیل کار قرض دار نہیں ہے کہ جب وہ تاجر کے لئے دستخط کر دیتا ہے اور تاجر کو اپنا حق وصول کرنے کے لئے کارد جاری کرنے والے بنک کو منافع پر شریک کرنا پڑتا ہے چنانچہ اس بناء پر یہ حوالہ قرض دینے پر ہوا اور قرض کے عوض نفع میں شرکت کرنے کی صورت میں ربا کا شبہ پایا جاتا ہے۔ [18]

۲۔ اس سلسلہ کا دوسرا سوال یہ پیدا ہو تا ہے کہ تاجر اس صورت میں یہ حق نہیں رہتا کہ وہ کارڈ ہولڈر سے مطالبہ کرے جبکہ عقد حوالہ اس اجر کا متقاضی ہے کہ محال کو محیل سے بھی مطالبہ کا حق حاصل ہے جب محال علیہ مطالبہ پورا نہ کر سکے [19]

۳۔ اس سلسلہ میں تیسرا سوال یہ پیدا ہو تا ہے کہ کارڈ ہولڈر کے ذمہ قرض رہتا ہے جب تک کارڈ جاری کرنے والے کو ادائیگی نہ ہو جائے حالانکہ عقد حوالہ اس امر کا تقاضا کر تا ہے کہ محیل کو قرض سے بری کر دیا جائے کیونکہ وہ محال علیہ کو منتقل ہو چکا ہے۔ [20]

لیکن اس کا جواب دیا جا سکتا ہے کہ فقہا حنفیہ کے نزدیک حوالہ مطلقہ اور مقیدۃ دو قسمیں مہیں اور حوالہ مطلقہ میں محیل کے دین کا محال علیہ کے ذمہ ثبوت کی شرط ضروری نہیں۔ چنانچہ صاحب مبسوط لکھتے ہیں کہ اگر مطلق حوالہ ایک ہزار درہم کا کیا تو وہ بری ہو گا جب تک ادا نہ کر دے اور محال علیہ اس سے رجوع کر سکتا ہے کیونکہ مطلق حوالہ محیل کے مال کا محال علیہ کے ذمہ باقی ہونے کا تقاضا نہیں کرتا۔

دوسری رائے:

کارڈ جاری کرنے والے بنک اور کارڈ ہولڈر کا مابین شرعی تعلق عقد ضمان پر مشتمل ہے چنانچہ کارد کاری کرنے والا بنک ضامن و کفیل اور کارد ہولڈر مضمون عنہ ہے اور تاجر مکفول لہ و مضمون لہ ہے [21]

اگر کارڈ جاری کرنے والے بنک اور کارڈ ہولڈر کے مابین تعلق کا بنظر غائر کیا جائے تو یہ امر واضح ہوتا ہے کہ یہ معاملہ عقد ضمان یا عقد کفالت کے تحت آتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کارد جاری کرنے والا بنک کارڈ ہولڈر کے زمہ تمام دیون کا تاجروں کی نظر میں ضمن ہے اور اس امر کا پابند ہے کہ کارڈ ہولڈر کی جانب سے خریدی گئی اشیاء یا حاسل کردہ خدنال و منافع کا ثمن اور عوض فوری ادا کرے۔[22] نیز کارڈ جاری کرنے والے بنک کی کارڈ ہولڈر کھے لئے ضمان اس قسم پر مشتمل ہے جو ضمان مضمون عنہ پر ابھی واجب نہیں ہوئی البتہ مکفول عنہ خود کریڈٹ کارڈ کے ذریعے اپنے حق کو ساقط کر رہا ہے۔

بعد ازاں واجب ہونے والی ہے اور جمہور اسے جائز قرار دیتے ہیں اس تخریج پر بھی چند اشکال ہیں

ا۔ کریڈٹ کارڈ کے معاملہ میں مکفول لہ فقط کفیل سے مطالبہ کا حق رکھتا ہے اور اس کے لئے یہ ممکن نہیں کہ مکفول عنہ یعنی کریڈٹ کارڈ ہولڈر سے اپنے قرض کی واپسی کا مطالبہ کرے حالانکہ دین اس کے زمہ واجب ہوا ہے اور یہی معروف عقد کفالت کے مطافی ہے جس میں مکفول لہ کو اختیار ہے خواہ کفیل سے مطالبہ کرے یا مکفول سے۔[23]

۲۔ اس سلسلے کا دوسرا اشکال یہ ہے کہ عقد کفالت دراصل تبرع و احسان پر مشتمل ہوتا ہے جبکہ یہاں کارڈ جاری کرنے والا بنک کارڈ ہولڈر سے کارڈ جاری کرنے کی گم اور ضائع ہونے کیصورت میں بدلے اور نیا کارڈ جاری کرنے کا معاوضہ لیتا ہے اور یہ اجرت اسے عقد تبرع سے کال دیتی ہے۔[24] لیکن ان دونوں اشکالات کے جوابات ممکن ہیں

پہلے اشکال کا جواب یہ ہے کہ یہاں مطالبہ فقط کفیل کی طرف متوجہ ہو ہے بال خصوص جب اصیل مکفول عنہ نے اپنے زمہ دین کی طرات کی شرط لگادی اور عقد میں اسے لکھ بھی دیا اور کفیل نے اس پر رضامندی اور اتفاق بھی کر لیا تو اب مطالبہ کا حق صرف کفیل سے ہو سکتا ہے۔[25]

دوسرا جواب یہ بھی ممکن ہے کہ مکفول لہ کے طرف سے کریڈٹ کارڈ کے ذریعے بیچنے پر رضامندی اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ خود اس بات پر رضامند ہے کہ وہ صرف کفیل سے دینکا مطالبہ کریگا نا کہ مکفول عنہ سے اس نے اپنا حق خود ساقط کیا ہے

تیسرا جواب یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کفالت کی ایک تیسری قسم ہے جس کے دوسرے اصول و ضوابط کی پاسداری کی جائے تو اس کے جواز یں کئی اشکال نہیں۔

دوسرے اشکال کا جواب یوں ممکن ہے کہ کارڈ جاری کرنے والے بنک کو ادا کیجانے والے فیسیں دراصل اجرت ہے اور یہ اجرت ان خدمات کا معاوضہ ہے جو بنک نے اپنے کلائنٹس کو پیش کیں اور خدمات کا عاوضہ لینا جائز ہے۔[26] اور اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ فیسیں بہر حال ادا کرنا پڑتی ہیں خواہ مکفول عنہ کریڈٹ کارڈ کا استعمال کرے یا نہ کرے اس سے ثابت ہوا کہ یہ جملہ امور کی سرانجام دہی کا معاوضہ ہے با کہ کارد جاری کرنے والے بنک کی کارڈ ہولڈر کے ضمان پر اجرت ہے اور نفع کفالت پر اجرت لینا جائز نہیں۔[27]

تیسری رائے:

کارڈ جاری کرنے والے بنک اور کارڈ ہولڈر کا مابین تعلق شرعی طور پر عقد وکالت پر مشتمل ہے چنانچہ کارڈ جاری کرنے والہ بنک وکیل اور کارڈ ہولڈر موکل ہے اور عکیل کو دیون کی ادائیگی کا کام سونپا گیا ہے۔[28]

لیکن اس پر ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ کارڈ جاری کرنے والے بنک کی طرف سے یہ ضروری شرط نہیں کہ کریڈٹ کارڈ کے حصول کے لئے اس کے پاس کھاتہ بھی کھلوانا پڑے چنانچہ بنک کے پاس ضروری نہیں کہ مال ہو تا کہ وہ اس سے اس کے دیون کی ادائیگی ططور وکیل کے تاجر کو کرے چنانچہ ایسی صورت جس میں وہ اپنے پاس سے تاجر کو ادائیگی کرے پھر کارڈ ہولڈر سے رجوع کرے چنانچہ اس صورت میں ربا کا شبہ پایا گیا[29]

البتہ بندہ کی ناقص رائے کے مطابق اگر کارڈ جاری کرنے والے بنک کی طرف سے اکاونٹ کھلوانے کی شرط عائد کی گئی ہو اور کارڈ ہولڈر کے اکاونٹ میں کافی نقدی ہو تو ایسی صورت میں عقد وکالت قرار دیا جاسکتا ہے دوسرا اشکال یہ ہوتا ہے کہ تاجر موکل سے رجوع نہیں کر سکتا حالانکہ عقد وکالت میں دونوں سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔

چوتھی رائے:

کارڈ جاری کرنے والے بنک اور کریڈٹ کارڈ ہولڈر کے مابین شرعی تعلق قرض پر مشتمل ہے چنانچہ کارڈ جاری کرنے والا بنک مقرض اور کارڈ ہولڈر متقرض ہے[30]

یہ شرعی تعلق اس امر کا متقاضی ہے کہ قرض دار کی ذمہ داریاں قرض خواہ کے حوالہ فقط مالی امور اور قرض کی ادائیگیوں میں منحصر ہو اور ان متفقہ حدود کے دائرہ کار سے باہر نہ ہوں جو کریڈٹ کارڈ کے استعمال سے وجود میں آئے اور کریڈٹ کارڈ ہولڈر پر بھی صرف انہی ذمہ داریوں کا پورا کرنا ضروری ہے اور قرض کی ادائیگی وقت پر کرنے کا پابند ہو گا۔ لیکن یہاں پر چند دوسرے انواع بھی ہیں جو کریڈٹ کے ذریعے وجود میں آتی ہین لیکن ان معاملات کا نتیجہ دین یا قرض کی صورت میں نہیں نکلتا جیسا کہ پریپیڈ کارڈ اور دیبٹ کار کے

معاملات جن کا وقوع کریڈٹ کارڈ میں بھی ہوتا ہے کیونکہ ایسا بھی ممکن ہے کہ کارڈ جاری ہو ہو اور قرض لیا ہی نہ گیا ہو البتہ جزوی طور پر قرض کا معاملہ ضرور ہوتا ہے اور کریڈٹ کارڈ دراصل قرض لینے کی استعداد یا اس معاہدہ کو ظاہر کرتا ہے جو بنک خاص رقم پر کلائنٹ سے حق تصرف کی خدمت کے نتیجے میں وضع کرتا ہے خواہ کارڈ وہ استعمال کرے یا نہ کرے لیکن ارض اس دین سے عبارت جو بالفعل واقع ہو چکا ہے۔[31]

راجح قول:

مذکورہ طلا اقوال و آراء اور دلائل وغیرہ سے یہ بات راجح معلوم ہوتی ہے کہ کارڈ جاری کرنے والے بنک اور کارڈ ہولڈر کے مابین تعلق شرعی طور پر دو الگ الگ عقود کفالت اور حوالہ کا حامل ہے۔ البتہ کفالت کے قائلین پر دو اعتراضات وارد ہوتے ہیں کہ معروج عقد کفالت میں کفیل اور اصیل دونوں سے حق مطالبہ کا اختیار مکفول لہ کو حاصل ہے جبکہ کریڈٹ کارڈ کی صورت میں اصیل اپنے ذمہ سے بری ہو جاتا ہے اور کفیل کا ذمہ فقط قسئم رہتا ہے اور یہ عقد کفالت کے منافی ہے

اور حوالہ کے قائلین پر اشکال یہ ہوتا ہے کہ محیل ایسا دین حوالہ کر رہا ہے کہ جو غیر مستقل ہے حالانکہ محال علیہ محیل کارڈ ہولڈر کا قرض دار نہیں کہ اسکا حوالہ کیا جائے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ قرض دینے پر حوالہ ہو جس کے عوض میں تاجر کے منافع میں شراکت کا فائدہ حاصل ہو رہا ہے اس لئے اس صورت میں ربا کا شبہ پایا گیا

بعد از غور و فکر یہ راجح معلوم ہوتا کہ کارڈ جری کرنے والے بنک اور کارڈ ہولڈر کے مابین تعلق فقہی طور پر دو عقود کفالت اور حوالہ کا مرکب ہے البتہ عقد کی ابتداء کفالت سے ہوتی ہے اور انتہا حوالہ پر ہوتی ہے اور بہت ساتے دلائل اس موقف کی تائید کرتے ہیں۔

ا۔ کریڈٹ کارڈ میں یہ امر بالکل وضح ہے کہ کارڈ جاری کرنے والا بنک کارڈ ہولڈر کو یہ آزادی دیتا ہے اور تصرف کا حق دیتاہے کہ وہ اس کارڈ کو استعمال کرے اور تمام باہمی اتفاقیہ معاملات میں کریڈٹ کارڈ سے نفع مند ہو اور مقررہ حد تک جس طرح چاہے رقم استعمال کرے اور یہ ضمانت دیتاہے کہ تاجروں کو ادائیگی میری ذمہ داری ہو گی دوسرے الفاظ میں وہ دوسرے کو کہتاہے کہ میں کریڈٹ کارڈ ہولڈر کا معاملات قبول کرتا ہوں اور میں تمام مال معاملات کی ادائیگی کرونگا تمہیں فکر کی ضرورت نہیں اور یہی ضمان تی حقیقت ہے۔

۲۔ پھر کارڈ جاری کرنے والا بنک تاجر کہتا ہے کہجبتو اس کارڈ کے ذریعے معاملہ طے کرے تو تجھے کارڈ ہولڈر سے اپنے مالی حق وصول کرنے کا اختیار نہیں بلکہ کارڈ ہولڈر کے محض واؤ چر پر دستخط کرنے سے تو اپنا مطالبہ فقط

کارڈ جاری کرنے والے بنکے سے کر سکتاہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ادا کردہ قیمت کا کچھ باہمی طے شدہ حصہ کا شریک بنانا پڑے گا چنانچہ جب کریڈٹ کارڈ ہولڈر محیل، تاجر محال اور کارڈ جاری کرنے والا بنک محال علیہ بن جاتا ہے اور محیل یا اصیل تاجر کے دین سے بری ہو جاتا ہے چنانچہ علامہ کاسانی لکھتے ہیں کہ مطالبہ کرنے والے کو اختیار ہے خواہ اصیل سے مطالبہ کرے یا پھر کفیل سے مگر جب کفالت میں اصیل کی بری ہونے کی شرط لگادی جائے تو وہ معنی و مفہوم کے اعتبار سے حوالہ بن جاتا ہے یا اس کے ذمہ لازم دین سے مقید کر دیا جائے تو وہ معنی و مفہوم کے اعتبار سے حوالہ ہی بن جاتا ہے اور عقود میں الفاظ کا نہیں بلکہ معنی و مفہوم کا اعتبار ہو تا ہے۔[32]

لیکن اس پر اشکال ہو تاہے کہ یہ حوالہ تب درست ہو سکتاہے کہ جب محال علیہ کے ذمہ محیل کا قرض ہو اوراس صورت میں محال علیہ کے پاس قرض نہیں ہے کہ وہ اس کو حوالہ کرے چنانچہ یہ حوالہ کے شروط کے منافی ہے لیکن اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ فقہاءحنفیہ نے حوالہ کی دو قسمیں بیان کی ہیں اول حوالہ مطلقہ اور دوئم حوالہ مقیدہ ہے۔

حوالہ مطلقہ میں محال علیہ کے پاس محیل کا قرض ہونا ضروری نہیں[33] اور حوالہ دونوں قسمیں جائز ہیں کیونکہ ارشاد سرکار دوعالم ﷺ ہے جو کوئی غنی پر محول کرے پس مناسب ہے اس کی بات مانی جائے[34] چنانچہ مذکورہ صورت میں حوالہ مطلقہ ہے اور یہ ضروری نہیں محال علیہ پر محیل کا مال وغیرہ لازم ہو۔

۳۔ کریڈٹ کارڈ کے مسئلہ کو دوعقود کا مرکب قرار دینا کوئی ایسا فقہی استنباط نہیں جو کہ شاذ ہو بلکہ فقہاء نے کئی مقامات پر اس طریقے پر فقہی تخریج کی ہے چنانچہ حنفیہ کے نزدیک عقد استصناع ابتدائی طور پر عقد اجارۃ اور انتہائً بیع ہے اسی طرح قرض ابتدائی طور پر عاریت ہے اور انتہاء عقد معاوضہ ہے اور ہبہ[35] اور مالکیہ کے نزدیک ابتداء سلف اور انتہا۔ بیع ہے[36] جبکہ شافعیہ کے نزدیک قرض ابتداءوکالت اور انتہاء شرکت یا جعالہ ہے اور یہ عقود جائز بھی ہے[37]

لہذا کارڈ جاری کرنے والے بنک اور کارڈ ہولڈر کے مابین معاملہ دو عقود یعنی کفالہ اور حوالہ مرکب ہے

تاجر اور کریڈٹ جاری کرنے والے کے مابین تعلق کی شرعی حیثیت:

کریڈٹ کارڈ کے مسئلہ میں تاجر اور کریڈٹ جاری کرنے والے کے مابین باہمی اتفاق رائے سے تحریر معاہدہ ہوتا ہے جس میں فریقین ایک دوسرے کی ذمہ داریوں کی تجدید کرتے ہیں سب اہم بات بالعموم تقریبا دونوں کے مابین طے ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ جب تاجر جب اپنا ثمن وصول کرنے کے لیے بنک سے رجوع کرے گا تو بنک ہر ٹرانزیکشن (Transaction) پر اپنا کمیشن وصول کرے گا اور اس کی تعیین تاجر اور کارڈ جاری

کرنے والے کے مابین پہلے ہی ہو جاتی ہے اور یہ تناسب ایک سے پانچ فیصد ہوتا ہے یا جس پر دونوں رضامند ہو جائیں۔ محققین کی اس تعلق کی فقہی حیثیت کے بارے میں متعدد آراء ہیں۔

پہلی رائے:

کارڈ جاری کرنے والے بنک اور تاجر کے مابین تعلق عقد کفالت پر مبنی ہے چنانچہ کارڈ کارڈ جاری کرنے والا کفیل ہے تاجر مکفول لہ اور صاحب کریڈٹ کارڈ مکفول عنہ ہے وجہ استدلال یہ ہے کہ کارڈ جاری کرنے والا اس امر کا پابند ہے کہ حامل کریڈٹ کی طرف سے ہر دین کا ذمہ دار ہے اور کریڈٹ کارڈ ہولڈر خود دین سے بری ہو جاتا ہے اور یہی عقد کفالت کی حقیقت ہے البتہ اس پر ایک قوی اشکال یہ ہوتا ہے کہ تاجر اصیل سے مطالبہ نہیں کر سکتا حالانکہ عقد کفالت میں اصیل اور کفیل دونوں سے مطالبہ کیا جا سکتا ہے باوجو اس امر کہ بہت سے فقہاء مثلاً ابن شبرمہ، ابن ابی لیلی، داود، ابو ثور، حسن اور ابن سیرین کا یہی موقف ہے۔[38]

لیکن اس پر ایک قوی اشکال قائم رہتا ہے کہ کارڈ جاری کرنے والا بینک ہر دین کی فوری ادئیگی کا ذمہ دار رہتا ہے لیکن اس کے عوض تاجر سے کمیشن کی وصولی دراصل قرض دینے پر مخفی سود وصول کرنے کے مترادف ہے اور دراصل بینک کریڈٹ کارڈ کے حامل کے حامل کو قرض دینے کے عوض سودی فائدہ تاجر سے حاصل کر رہا ہے۔[39]

دوسری رائے:

کارڈ جاری کرنے والے بینک اور تاجر کے مابین تعلق شرعاً عقد حوالہ پر مبنی ہے چنانچہ تاجر محال اور کارڈ جاری کرنے والا بینک محال الیہ ہے اور استدلال کچھ یوں ہے کہ جب کریڈٹ کارڈ ہولڈر نے کوئی چیز خریدی یا کسی خدمت سے فائدہ اٹھایا تو وہ فوری طور پر معاہدہ کے ذریعے ادائیگی کی بجائے کارڈ جاری کرنے والے بینک کو ادائیگی کا ذمہ دار بنا دیتا ہے اور اس حوالہ کے لیے واوچر پر دستخط کر دیتا ہے اس طرح صاحب کریڈٹ کارڈ اپنی ذمہ داری سے بالکل بری ہو جاتا ہے اور بینک کے ذمہ ادائیگی لازم ہو جاتی ہے یہی عقد حوالہ کی حقیقت ہے لیکن سابقہ اعتراض اس تخریج پر بھی وارد ہوتا ہے۔[40]

تیسری رائے:

کارڈ جاری کرنے والے بینک اور تاجر کے مابین تعلق شرعی طور پر عقد سمسرۃ (دلالی) پر مبنی ہے چنانچہ کارڈ جاری کرنے والا بینک صاحب کریڈٹ کارڈ اور تاجر کے مابین واسطہ ہے اس رائے کے مطابق کارڈ جاری کرنے والا جو فیصد کے اعتبار سے کمیشن تاجر سے وصول کرتا ہے وہ دراصل دلالی کی اجرت ہے اور ر

کریڈٹ کارڈ کے حاملین سے دین حاصل کرنا اور تاجر کو خدمات فراہم کرنا وغیرہ اور اس پر بھی مخفی سودی منفعت کا اشکال کیا گیا ہے۔[41]

چوتھی رائے:

کارڈ جاری کرنے والے بینک اور تاجر کے مابین تعلق شرعا عقد کفالت مع عقد حوالہ پر مبنی ہے اور یہ اس وقت پر مبنی کہ جب تاجر کا بینک اور کارڈ جاری کرنے والے کا بینک ایک ہ ہو اگر دونوں مختلف بینک ہیں تو ایسی صورت میں تاجر کے بینک اور تاجر کے تعلق عقد کفالت پر مبنی ہو گا اور عقد حوالہ نہیں ہو گا کیونکہ کریڈٹ کارڈ ہولڈر تاجر کے بینک کو نہیں جانتا اور عقد حوالہ میں محال علیہ کا معلوم ہونا ضروری ہے جب کہ بعض فقہاء کرام نے اس وکالت بالاجرۃ بھی قرار دیا ہے۔[42]

راجح رائے:

مندرجہ بالا اقوال و دلائل سے یہ امر راجح معلوم ہوتا ہے کہ تاجر اور کارڈ جاری کرنے والے کے مابین عقد سمسرۃ پر مبنی ہو کیونکی بینک جو کمیشن تاجر سے وصول کرتا ہے اس شرعی تخریج اس ممکن ہے کہ وہ در اصل کریڈٹ کارڈ ہولڈر سے قیمت لے کر تاجر کو دینے، دفتری اخراجات، سامان وغیرہ کی مارکیٹنگ اور تاجر کو خدمات فراہم کرنے کا کمیشن ہے۔

حواشی

[1] :وزارۃ الاوقاف والشوون الاسلامیۃ،،قرارات مجمع الفقه الاسلامی،قرارداد نمبر:108،/مجلة المجمع الفقه الاسلامی، شماره نمبر:12،صفحه:678/3

[2] : ڈاکٹر محمد علی القری ،بطاقة الائتمان از مقاله شائع شده مجله مجمع الفقه الاسلامی شماره نمبر 7،صفحه:279/1

[3] :ملخص بتصرف/ڈاکٹر محمد عبد الحلیم عمر ، مقاله بابت بطاقة الائتمان ماہیتتها والعلاقات الناشئة عن استخدامها، مقاله برائے موتمر الاعمال المصرفية الالیکترونية بین الشريعة والقانون ،جامعةالامارات ،كلیةالشريعة، صفحه :2/ 700تا730 ،/ڈاکٹر عبد الحمید البعلی ،مقاله بابت بطاقة الائتمان المصرفية۔ التصویر الفنی و التخریج الفقہی ۔مقاله برائےموتمر الاعمال المصرفية الالیکترونية بین الشريعة والقانون ،جامعةالامارات ،كلیةالشريعة، صفحه:735/2تا 750،/ ڈاکٹر رفیق یونس المصری، بطاقة الائتمان ۔دراسةشرعیه عملیه موجزة۔ مجله مجمع الفقه الاسلامی، ساتویں کانفرنس،

صفحہ :1 /405 تا411 ،/ڈاکٹر عبد الستار ابو غدہ ،مقالہ بابت بطاقات الائتمان و تکییفها الشرعی ،مجلہ مجمع الفقہ الاسلامی ، ساتویں کانفرنس،صفحہ:1/357تا371

[4] ملخص اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا،احسان الحق،بنک جاری ہونے والےمختلف کارڈز(ایک تعارف)،جدید فقہی مباحث ، بینک سے جاری ہو نے والے کارڈ کے شرعی احکام ، صفحہ:48/24،47

[5] : وھبہ مصطفی الزحیلی ،کریڈٹ کارڈز اور شریعت اسلامی،جدید فقہی مباحث ، بینک سے جاری ہو نے والے کارڈ کے شرعی احکام ، اسلامک فقہ اکیڈمی انڈیا،صفحہ:71/24،/وھبہ زحیلی،ڈاکٹر،المعاملات المالیة المعاصرة ۔ بحوث وفتاوی وحلول۔مکتبہ دار الفکر،دمشق،سن2002عیسوی،صفحہ:537تا550

[6] :ملخص بتصرف: وھبہ زحیلی ،ڈاکٹر،مصطفی ،مقالہ بابت کریڈٹ کارڈ اور شریعت اسلامی، جدید فقہی مباحث، اسلامک فقہ اکیڈمی اندیا، ناشر ادارۃ القرآن و العلوم الاسلامیہ، کراچی، صفحہ: 59/24تا 72

[7] :ابراہیم،استاذ،ڈاکٹر،ابو سلیمان،عبدالوھاب،البطاقات البنکیة الاقراضیة والسحب المباشر من الرصید،مقالہ برائے مجمع الفقہ الاسلامی،جدۃ،23صفر،1418ھجری،مکتبہ دار القلم ،دمشق،سن 2003عیسوی، صفحہ :97 تا100

[8] :ڈاکٹر عبد الحمید البعلی ،مقالہ بابت بطاقة الائتمان المصرفیة۔ التصویر الفنی و التخریج الفقہی ۔مقالہ برائےموتمر الاعمال المصرفیة الالیکترونیة بین الشریعة والقانون ،جامعةالامارات ،کلیةالشریعة، صفحہ: 700/2تا704

[9] : ڈاکٹر عبد الستار ابو غدہ ،مقالہ بابت بطاقات الائتمان وتصورها والحکم الشرعی علیها، ،مجلہ مجمع الفقہ الاسلامی ، بارہویں کانفرنس،صفحہ:463/3تا493،/بطاقات الائتمان و انواعها وطبعیتها القانونیة وتمییزها عن عن غیرها، مقالہ برائےموتمر الاعمال المصرفیة الالیکترونیة بین الشریعة والقانون ،جامعةالامارات ،کلیةالشریعة،صفحہ:627/2

[10] (:سرخسی،کتاب المبسوط،صفحہ :50/20،/الکاسانی،بدائع الصنائع،5/6

[11] :القرافی،شہاب الدین،احمد بن ادریس،الذخیرۃ،بتحقیق ڈاکٹر محمد حجی،مکتبہ دار الغرب الاسلامی، بیروت، طبع اولی،سن:1994عیسوی،صفحہ:284/11،/الباجی،ابو الولید،سلیمان بن خلف بن سعد بن أیوب ، المنتقی شرح موطأ مالك،بتحقیق محمد عبد القادر عطا،مکتبہ دار الکتب العلمیة،بیروت، سن1999عیسوی /1420ھ، صفحہ:83/6

[12] :الزرکشی،شمس الدین،مصری،ابو عبد اللہ،محمد بن عبد اللہ،شرح الزرکشی،مکتبہ دار الکتب العلمیة ،بیروت،صفحہ:140/2،/المرداوی،الانصاف فی معرفة الراجح من الخلاف،صفحہ:196/5،/البہوتی، کشاف القناع،صفحہ:367/3،

[13] : :الشیرازی،المہذب،صفحہ:340/1،/ النووی، روضة الطالبین،صفحہ250/4

[14] ڈاکٹر عبد الستار ابو غدہ ،مقالہ بابت بطاقات الائتمان وتصورها والحکم الشرعی علیها، ،مجلہ مجمع الفقہ الاسلامی ، بارہویں کانفرنس،صفحہ:493/3تا494

[15] :سرخسی،کتاب المبسوط،صفحہ:71/20،/ ابن عابدین،رد المحتار علی الدر المختار،صفحہ:348/5 ،/الکاسانی، بدائع الصنائع،صفحہ:16/6

[16] ڈاکٹر عبد الستار ابو غدہ ،مقالہ بابت بطاقات الائتمان وتصورها والحکم الشرعی علیها، ،مجلہ مجمع الفقہ الاسلامی ، بارہویں کانفرنس،صفحہ:493/3تا494

[17] :الدسوقی،حاشیہ الدسوقی علی الشرح الکبیر،صفحہ:326/3،/ العبدری،التاج والاکلیل، صفحہ:5/ 92، / المرداوی،الانصاف فی الراجح من الخلاف،صفحہ:223/5،/ابن مفلح،المبدع،صفحہ:1/4تا27

[18] : ڈاکٹر رفیق یونس المصری، بطاقة الائتمان دراسةشرعیه عملیة موجزة ، مجلہ مجمع الفقہ الاسلامی ،ساتویں کانفرنس،صفحہ:405/1تا411

[19] :ابو زید،بکر عبد اللہ،بطاقة الائتمان حقیقتها البنکیة التجاریة و احکامها الشرعیة،مکتبہ الرسالة، بیروت، صفحہ:38،37

[20] : ڈاکٹر عبد الحمید البعلی ،مقالہ بابت بطاقة الائتمان المصرفیة۔ التصویر الفنی و التخریج الفقہی ۔مقالہ برائےموتمر الاعمال المصرفیة الالیکترونیة بین الشریعة والقانون ،جامعةالامارات ،کلیةالشریعة، صفحہ: 727/2

[21] : ڈاکٹر نزیہ حماد،بطاقة الائتمان غیر المغطاة ، مقالہ برائے مجمع الفقہ الاسلامی۔ بارہویں کانفرنس،صفحہ:495/3تا525،/ ڈاکٹر محمد علی القری ، الائتمان المولد علی شکل بطاقة مع صیغة مقترحة لبطاقات الائتمان ، مقالہ برائے مجمع الفقہ الاسلامی۔ آٹھویں کانفرنس،صفحہ:589/2

[22] : ڈاکٹر محمد علی القری ، الائتمان المولد علی شکل بطاقة مع صیغة مقترحة لبطاقات الائتمان ، مقالہ برائے مجمع الفقہ الاسلامی۔ آٹھویں کانفرنس،صفحہ:575/2تا601،/ ڈاکٹر محمد رافت عثمان، ماهیة بطاقات الائتمان ،مقالہ برائے مجمع الفقہ الاسلامی۔ آٹھویں کانفرنس،صفحہ:630/2

[23] : ڈاکٹر عبد الستار ابو غدہ ،مقالہ بابت بطاقات الائتمان وتصورها والحکم الشرعی علیها، ،مجلہ مجمع الفقہ الاسلامی ، بارہویں کانفرنس،صفحہ:463/3تا494،/ المرداوی، الانصاف فی معرفة الراجح من الخلاف،صفحہ:190/5،/ابن مفلح،المبدع،صفحہ:249/4،/الکاسانی،بدائع الصنائع،صفحہ:10/6،/ابن همام،فتح القدیر،صفحہ:182/7،/البہوتی،کشاف القناع عن متن الاقناع،صفحہ:364/3

[24] : ڈاکٹر عبد الحمید البعلی ،مقالہ بابت بطاقة الائتمان المصرفیة۔ التصویر الفنی و التخریج الفقہی ۔مقالہ برائےموتمر الاعمال المصرفیة الالیکترونیة بین الشریعة والقانون ،جامعةالامارات ،کلیةالشریعة، صفحہ: 695/2،/ جصاص، احکام القرآن للجصاص،صفحہ:173/2

[25] :الکاسانی،بدائع الصنائع،صفحہ:10/6،/ابن همام،فتح القدیر،صفحہ:182/7

[26] :وزارة الاوقاف والشوون الاسلامیة،قرارات مجمع الفقہ الاسلامی،قرارداد نمبر :801

[27] (بطاقة الائتمان المصرفية التصوير الغنى و التخريج الفقہی ڈاکٹر عبد الحمید الیعلی۲۵۹۶)

[28] : ڈاکٹر عبد الحمید البعلی ،مقالہ بابت بطاقة الائتمان المصرفیة۔ التصویر الفنی و التخریج الفقہی ۔مقالہ برائےموتمر الاعمال المصرفیة الالیکترونیة بین الشریعة والقانون ،جامعةالامارات ،کلیةالشریعة، صفحہ: 695/2

[29] : ڈاکٹر محمد علی القری ، الائتمان المولد علی شکل بطاقة مع صیغة مقترحة لبطاقات الائتمان ، مقالہ برائے مجمع الفقہ الاسلامی۔ آٹھویں کانفرنس،صفحہ:695/2

[30] ڈاکٹر،ابو سلیمان،عبدالوہاب ابراہیم،البطاقات البنکیة الاقراضیة والسحب المباشر من الرصید، صفحہ : 101

[31] : ڈاکٹر محمد عبد الحلیم عمر،بطاقة الائتمان ماهیتها والعلاقات الناشئة عن استخدامها، مقالہ برائے مجمع الفقہ الاسلامی ،بارہویں کانفرنس،صفحہ:623/2

[32] :الکاسانی،بدائع الصنائع،10/6

[33] :سرخسی،کتاب المبسوط،صفحہ:86/20،/الکاسانی،بدائع الصنائع،صفحہ:16/6،/ابن عابدین رد المحتار علی الدر المختار،صفحہ:344/5

[34] :البخاری ، کتاب الحوالہ،باب اذا احال علی ملی فلیس لہ رد، حدیث نمبر :2166

[35] :نظام وجماعت علمائے ہند،الفتاوی هندیة،207/3،/ابن عابدین(رد المحتار علی الدر المختار، صفحہ:5 /510،244

[36] :الدسوقی،حاشیہ الدسوقی علی الشرح الکبیر،صفحہ:156/3

[37]:الشربینی،مغنی المحتاج،صفحہ:319/2

[38] :ملخص، ڈاکٹر نزیہ حماد،بطاقات الائتمان غیر المغطاة،مقالہ برائے مجمع الفقہ الاسلامی،بارہویں کانفرنس،495/3-525،/ السمرقندی،تحفة الفقہاء،صفحہ:239/3،/ ابن قدامہ،المغنی،صفحہ:112/7

[39]:بکر،ابو زید،ڈاکٹر،عبد اللہ،بطا قة الائتمان حقیقتها البنکیة التجاریة واحکامها الشریعة،مکتبة الرسالة،بیروت،صفحہ:36

[40] : ڈاکٹر عبد الحمید البعلی،بطاقة الائتمان المصرفیة –التصویر الفنی و التخریج الفقہی-مقالہ برائے عالمی کانفرنس بابت ای کامرس قانونی اور شرعی نقطہ نظر ، صفحہ:735/2

[41] : ڈاکٹر رفیق المصری،بطاقة الائتمان ۔درسة شرعیة عملیة موجزة ۔مقالہ برائے مجمع الفقہ الاسلامی ،ساتویں کانفرنس ،صفحہ:405/1تا 411،/ ڈاکٹر بکر عبد اللہ بطا قة الائتمان حقیقتها البنکیة التجاریة واحکامها الشریعة،صفحہ:37

[42] :ڈاکٹر عبد الستار ابو غدہ،بطاقة الائتمان،مقالہ برائے مجمع الفقہ الاسلامی،بارہویں کانفرنس،صفحہ:463/3تا 493